سوال

(22) حالت سجدہ میں ہاتھوں کی انگلیاں ملانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حالت سجدہ میں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر رکھنا چاہیے یا نارمل ہی رہنے دیا جائے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایک حدیث میں آیا ہے کہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

''ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سجد ضم اصابعہ۔ ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنی انگلیا ملا لیتے تھے۔ (صحیح ابن خزیمہ : ٦٤٢، صحیح ابن حبان، الاحسان : ١٩١٧، دوسرا نسخہ : ١٩٢٠، المستدرک للحاکم ١/٢٢٧ح ٨٢٦ وقال : ''صحیح علی شرط مسلم'' ووافقہ الذہبی فی تلخیصہ، السنن الکبریٰ للبیھقی ٢/١١٢، المعجم الکبیر للطبرانی ٢٢/١٩ح ٢٦ وقال الھیثمی فی مجمع الزوائد ٢/١٣٥ : ''اسنادہ حسن''سنن الدارقطنی ١/٣٣٩ح ١٢٦٨، البدر المنیر لابن الملقن ٣/٦٦٨ وقال : ''ھذا الحدیث صحیح''، الاوسط لابن المنذر ٣/١٦٩، اصل صفة الصلوة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم للالبانی ٢/٢٦٧۔ ٢٢٧وقال : ''ھو اسناد حسن'')

اگرچہ بہت سے علماء نے اسے صحیح یا حسن کہا ہے لیکن ہشیم بن بشیر الواسطی مدلس تھے اور یہ روایت عن سے ہے، ہمارے علم کے مطابق اس روایت کی کسی سند میں سماع کی تصریح نہیں لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے بلوغ المرام (٢٣٧ بتحقیقی)

اگر کوئی (مثلاً شیخ عبدالرحمن عزیز یا محمد اشتیاق اصغر) کہے کہ آپ نے تسہیل الوصول الی تخریج صلوۃ الرسول (طبع اول ص ٢٦٧، طبع ٢٠٠٥ء صحیح ٢١٤) میں اس روایت کو صحیح لکھا ہے اور نماز ف نبوی (ص ١٨٠) مں اس سے استدلال کیا ہے۔ (دیکھئے عبدالرحمن عزیز کی صحیح نماز نبوی ص ١٨١)

ت عرض ہے کہ راقم الحروف نے بار بار اعلان کیا ہے کہ میری صرف وہی کتاب معتبر ہے، جسے مکتبة الحدیث حضرو یا مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد/ لاہور سے شائع کیا گیا ہے یا اس کتاب کے آخر میں میرے دستخط ہیں۔ مثلاً دیکھئے مقدمة القول المتین فی الجہر بالتامین (ص ١٢، دوسرا نسخہ ص ١٩، نوشتہ ٢٢/ دسمبر ٢٠٠٣ء) اور ماہنامہ الحدیث حضرو : ٢٧ ص ٦٠ (نوشتہ ١٥/جون ٢٠٠٦ء)

اس واضح اعلان کے بعد بعض الناس کا راقم الحروف کے خلاف نماز نبوی نامی کتاب یا صلوٰۃ الرسول کی تخریج کے حوالے پش کرنا کیا معنی رکھتا ہے ؟

ہر صاحبِ انصاف کے نزدیک معقول عذر مقبول ہوتا ہے۔

بعض لوگوں کی اطلاع کےلئے عرض ہے کہ میرے دستخطوں کے بغیر بھی ''نماز نبوی صحیح احادیث کی روشنی میں۔ تصحیح و تخریج سے مزین جدید ایڈیشن مطبوعہ دارالسلام میں یہ روایت موجود نہیں ہے۔ (دیکھئے ص ۲۲۴ تا ۲۲۶)

امام ہشیم کی روایت مذکورہ کی تحقیق کے بعد عرض ہے کہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں آیا ہے: ''کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم......واذا سجد وجہ اصابعہ قبل القبلۃ'' نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنی انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف کرتے۔ (نصف الرایہ ۱/۳۷۴، السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۱۱۳، اصل صفۃ الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم للالبانی ۲/۶۳۹ وقال: وسندہ صحیح کما فی الدرایہ [۷۹])

اس روایت کی سند صحیح نہیں بلکہ دو وجہ سے ضعیف ہے:

اول: ابواسحاق السبیعی مدلس تھے اور روایت عن سے ہے۔ (دیکھئے طبقات الدلسین: ۳/۹۱)

دوم: زکریا بن ابی زائدہ مدلس تھے اور روایت عن سے ہے۔ (دیکھئے الفتح المبین ص ۳۸)

اس کا ایک ضعیف شاہد کتاب الاوسط لابن المنذر (۳/۱۶۹، فیہ حارثہ بن محمد وھو ضعیف) اور مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۲۶۴ ح ۲۷۱۲) وغیرہما میں بھی موجود ہے۔

جو لوگ حسن لغیرہ کو حجت بنائے بیٹھے ہیں، ان کی شرط پر یہ تین ضعیف روایتیں ایک دوسرے سے مل کر حسن لغیرہ بن جاتی ہیں۔

اسی ضعیف روایت پر اگر عمل کیا جائے، ہاتھ کی پانچوں انگلیوں کو اگر قبلہ رخ کیا جائے تو تقریباً ایک دوسرے سے مل جاتی ہیں اور علیحدہ کرنے کی صورت میں ان کا رخ قبلے سے پھر سکتا ہے۔

امام محمد بن سیرین (ثقہ تابعی) نے فرمایا کہ لوگ یہ پسند کرتے تھے کہ سجدے میں ہاتھوں کی انگلیاں ملائی جائیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۲۶۰ ح ۲۶۷۱ وسندہ صحیح)

امام حفص بن عاصم (ثقہ تابعی) نے عبدالرحمن بن لقاسم (ثقہ تبع تابعی) سے فرمایا: اے بھتیجے! سجدے میں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر انھیں قبلہ رخ کردے کیونکہ چہرے کے ساتھ ہاتھ سجدہ کرتے ہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۲۶۰ ح ۲۶۷۳ وسندہ صحیح)

امام سفیان ثوری سجدے میں انگلیاں ملاتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ ۱/۲۶۰ ح ۲۶۷۴ وسندہ صحیح)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی ہتھیلیوں کو سجدے میں قبلہ رخ کرنے کے قائل تھے۔ (دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۲۶۴ ح ۲۷۱۳ وسندہ صحیح، ۲۷۱۸، ۲۷۱۹ وسندہ صحیح)

اس تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ سجدے میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر قبلہ رخ رکھنا صحیح و راجح ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص101

محدث فتویٰ